ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

A Research Review of the Style and Method of the Tafsir Ma'arif al-Qur'an (Mufti Muhammad Shafi') Related to Hudud Allah (In the Light of Surah Al-Nur)

*** Mr. Maz Ullah**
**** Wali Zaman**
***** Dr. Zeeshan**
* Mr. Maz Ullah Ph.D Scholar University of Science and Technology bannu
** Dr. Wali zaman Associate Professor GDC Ghoriwala Bannu.
*** Dr. Zeeshan Lecturer Kohat University of Science & Technology Kohat

Abstract

In his research paper, Mufti Muhammad Shafi discusses two types of issues: **Laws Regarding Adultery:** According to Mufti Shafi, the penalties for adultery varied in different eras and were subject to differing interpretations due to variations in legal systems. His objective was to confirm that it is essential to present these laws with careful consideration and explanation to avoid any doubts or misunderstandings. He emphasizes that the penalties for adultery can be inferred from the sayings of the Prophet (Hadith) and verses of the Quran, and they encompass various historical contexts. Initially, these penalties were severe, and the judges or rulers had the authority to impose punishments on those involved in adultery and could confine women to their homes, as explicitly mentioned in Surah An-Nisa in the Quran. **Issues Related to Homicide and Retaliation (Qisas):** His second focus in the research paper is on issues related to homicide and retaliation (Qisas). In this section, he discusses the laws and sources that pertain to the acceptance of Qisas, or retaliation, as a valid form of punishment. In this research paper, Mufti Muhammad Shafi conducts a detailed study of significant Islamic issues, taking into account the various social and intellectual factors present in different eras. This approach allows for an in-depth analysis of penalties and a logical understanding of their context.

Keywords-Research Review, Tafsir Ma'arif al-Qur'an Surah Al-Nur.

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

تفسیر کا مفہوم

تفسیر کا اصل مادہ فسر یعنی (ف،س، ر) ہے -جسکا لغوی معنی ظاہر کرنا،کھول کر بیان کرنا، بے حجاب کرنا،طبیب کا قارورہ کو دیکھنے کا نام تفسیر ہے[1]-اظہراللغات کے مطابق تفسیر کا لغوی معنی ہے- ''تفسیر لغت میں قرآن کی شرح کا نام ہے- اسکا جمع تفاسیر آتاہے- ثلاثی مجرد سے نَصَرَ اور ضَرَبَ کے ابواب سے آتاہے[2] ۔ تفسیر باب تفصیل سے مصدر ہے جسکا لازمی معنی واضح کرنا اور کھول کر بیان کرنے کے ہیں۔ قرآن پاک میں آیا ہے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا[3]

اصطلاحی تعریف:-

1-علامہ زرکشی کے مطابق علم تفسیر کی تعریف : "علم یعرف بہ فھم کتاب اللہ المنزل علی نبیہ محمدﷺ وبیان معانیہ واستخراج احکامہ وحکمہ ' '2 [4]-ابوحیان کے مطابق علم تفسیر کی تعریف'': تفسیر ایک ایساء علم ہے جس میں الفاظ قرآن کے تلفظ ان کے مفہوم ومدلول ان کے احکام افرادی و تر کیبی اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے جنکے حالت ترکیب میں وہ حامل ہوتے ہیں[5]- "3-علامہ محمد علی صابونی نے التبیان میں علم تفسیر کی تعریف کچھ یوں کی ہے- "علم یبحث فیہ عن القرآن الکریم من حیث الدلالتہ علی مراد اللہ بقدر الطاقتہِ البشریہ"[6]

اقسام تفسیر:-بنیادی طور پر علم تفسیر کے دو قسمیں ہیں-1- تفسیر بالما ثور -2- تفسیر با لرائے[7]
ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات میں تفسیر کے اقسام اسی طر ح بیان کئے" ابتدائی زمانہ میں تفسیر کا رجحان صرف تفسیر ماثورہ تھا -[8] اس کے بعد تفسیر کا دوسرا رجحان تفسیر کا لغوی اور ادبی انداز تھا ۔اور اسی سلسلہ کی دو اہم تفاسیر میں سے مجاز القرآن ابو عبیدہ معمر بن المثنی کا اور دوسرے معانی القرآن یحیٰ بن زیاد الفراع کا تھا۔ ان تفاسیر کو تفسیر بالادب اورتفسیر باللغۃ بھی کہا جاتا ہے[9]-تفسیر کا تیسرا رجحان تفسیر بالرا ی ہے- یعنی قرآن پاک کی تفسیر رائے بصیرت اور اجتھاد سے کیا جا تاہے[10]- **تفسیر کی دوسری قسم** :تفسیر کی دوسری قسم تفسیر بالرأی ہے ۔جسکا مفہوم یہ ہے کہ لفظ"الرأی" کا اطلاق اجتہاد ، استنباط اور قیاس پر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے قیاس کے قائلین کو اصحاب الرأی کے نام سے مشہور کئے گئے ہیں۔ اور تفسیر بالرأی سے مراد وہ تفسیر ہے جو اجتہاد ، استنباط اور قیاس کی بنا پر کیا جائے ۔[11]لیکن اجتھاد اور قیاس میں تفسیر کرنا چند شرائط سے مشروط ہیں-تفسیر بال را ی کی دو قسمیں ہیں -1- تفسیر بالرا ی محمود - 2- تفسیر بالرا ی مذموم[12]

تفسیر بالرا ی المحمود پانچ شرائط کے ساتھ مشروط ہے- 1- تفسیر کلام عرب کے مطابق ہو -2- کتاب اللہ کے موافق ہو - 3- سنت کے موافق ہو- 4- مفسرین کے عمومی شرائط کے مطابق ہو- 5- اجماع مسائل کے خلاف نہ ہو[13]-

اسریسرچ پیپر میں حدوداللہ سےمتعلق مضامین والی آیتوں میں تفسیرمعارف القرآن کا مطالعہ شامل بحث ہے-سورۃالنورکی آیت نمبر2میں حدِزنااورآیت نمبر4،5میں حدِقذف کابیان ہے-

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

حدزنا کی آیت:

الزَّانِيَةُوَالزَّانِي فَاجْلِدُواكُلَّ وَاحِدٍمِنْهُمَامِائَةَجَلْدَةٍوَلَاتَأْخُذْكُمْ بِهِمَارَأْفَةٌفِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِوَلْيَشْهَدْعَذَابَهُمَاطَائِفَةٌمِنَ الْمُؤْمِنِينَ[14]۔

آیتِ کریمہ کی تفسیرمیں مفتی محمدشفیع کامنہج واسلوب:

اس آیتِ کریمہ میں اللہ جلَّ شانہ نےزناکی حدبیان فرمائی ہے-مفتی محمدشفیع نےدرجہ ذیل منہج واسلوب میں اس کی تفسیرکی ہے-

1.زناکےسماجی اورمعاشرتی مضمرات اوراثرات کاتذکرہ:

مفسرعلام نےپہلےعنوان کےتحت جوپہلااسلوب اختیارکیاہےوہ یہ ہےکہ سماج پرزناکےبرےاثرات مرتب ہوتےہیں اس کی سماجی اورمعاشرتی خرابیوں میں چندایک درجہ ذیل ہیں:

پہلی سماجی اورمعاشرتی خرابی:زناکی پہلی خرابی یہ ہےکہ اس میں کسی شخص کی بیٹی،بہن یابیوی پرہاتھ ڈالاجاتاہےجواس کی ہلاکت سے کم نہیں۔اس لئے کہ ساری دولت کالٹ جانااس کےلئےاتناتکلیف دہ نہیں ہوتاجتناکہ اس کی حرم پرہاتھ ڈالنااس کےلئےتکلیف دہ ہوتاہے۔روزمرہ کی لڑائی جھگڑوں کےاسباب جہاں اورہیں وہاں ان میں بڑاسبب زنابھی ہے۔

دوسری سماجی خرابی:زناکی دوسری بڑی خرابی یہ ہےکہ یہ انساب پربری طرح اثراندازہوتی ہے۔جس معاشرےمیں زناعام ہوجائے اس میں انساب کی حفاظت مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتی ہے۔بیٹی اوربہن کاتمیزختم ہوجاتاہےاور نکاح میں ان محرمات کاآناشروع ہوجاتا ہے جوکہ زناسےبھی زیادہ سخت جرم ہے۔

تیسری سماجی خرابی:زناکی تیسری بڑی خرابی یہ ہےکہ اس سےصفحہ ہستی کاامن تباہ ہوجاتاہے۔آج دنیامیں جوفتنہ وفسادبرپاہےجو بدامنی پھیلی ہوئی ہےاس کی زیادہ تروجہ عورت ہےدوسرےنمبرپرمال ہے۔

اس کےعلاوہ اوربھی ڈھیرساری خرابیاں ہیں جوزناسےجنم لیتی ہیں،اوریہ مذکورہ ساری خرابیاں اس کےجرمِ عظیم ہونے پر دلالت کرتی ہیں-اس جرم کےبڑےہونےکی ایک وجہ خودقرآن سےبھی معلوم ہورہی ہےاوروہ یہ کہ زناکی سزامیں اللہ تعالیٰ نےعورت کونہ مردکےضمن میں ذکرفرمایااورنہ ہی مردکےبعدذکرکرنےپراکتفافرمایابلکہ وہاں صراحۃًبھی ذکرفرمایااورمردسے پہلےبھی-یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہےکہ زنابہت بڑاجرم ہے-[15]

2.لفظ "جلد"کی لغوی تحقیق:

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

پہلےعنوان کےتحت مفسرعلام نےدوسرااسلوب مشکل الفاظ کی لغوی وضاحت کااختیارکیاہےتاکہ قاری کوآیت کریمہ کامفہموم سمجھنےمیں مشکل نہ ہو۔چنانچہ اس نے"فَاجْلِدُوْا"کی وضاحت کرتےہوئےلکھاہےکہ لفظ جَلْدکامعنیٰ ہےکوڑامارنا،اس کا ماخذالاشتقاق جِلد ہےجوکہ چمڑےکےمعنیٰ میں آتاہے۔بعض مفسرین نےجَلْدسےتعبیرکواس بات کی جانب اشارہ قراردیاہےکہ کوڑوں یادروں کی سزاکااثرکھال تک رہنےچاہئے،گوشت تک نہ پہنچنےپائے۔آپ ﷺنےاپنےعمل سےاس اعتدال کی تلقین فرمائی ہےکہ کوڑانہ تواتناسخت ہوکہ گوشت ہی ادھڑجائےاورنہ ہی اتنانرم ہوکہ مجرم کوکوئی خاص تکلیف بھی محسوس نہ ہو۔[16]

2۔آیت میں مذکورسزاکی تحدید:

مفسرعلام نےآیت میں مذکورسزاکوغیرشادی افرادتک محدودکردیاہےاورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاتعین کیا ہے۔اس کےضمن میں درجہ ذیل منہج واسلوب اختیارکیاہے۔

(1احکامِ زناکاتدریجی پسِ منظر

(2احادیث مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیر

(3آثارِ صحابہ سےاستدلال

(1احکامِ زناکاتدریجی پسِ منظر:

زنا کےاحکام چونکہ مختلف ادوارمیں مختلف رہےاس لئےمفسرعلام نےاس کاتدریجی پسِ منظربیان کیاتاکہ کسی کواشکال نہ رہےاورنہ ہی کوئی غلط فہمی میں مبتلاہو۔چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ روایاتِ حدیث اورآیاتِ قرآن سےمعلوم ہوتاہےکہ زناکی سزاتین ادوارپرمشتمل ہے۔ابتداءمیں یہ سزاہلکی تھی اورقاضی یاامیرکواپنی صوابدیدپرزناکےمرتکب افرادکوایذاپہنچانےکااختیارتھا اور عورت کوگھرمیں مقیدرکھنےکا،جیساکہ سورۃالنساءمیں اس کی صراحت ہے:"تمہاری عورتوں میں جوبدکاری کاارتکاب کریں،ان پر اپنےمیں سےچارگواہ بنالو۔چنانچہ اگروہ (ان کی بدکاری کی)گواہی دیں توان عورتوں کوگھروں میں روک رکھویہاں تک کہ انہیں موت اٹھاکرلےجائے،یااللہ ان کےلئےکوئی اورراستہ پیداکردے۔اورتم میں جودومردبدکاری کاارتکاب کریں،ان کواذیت دو۔ پھراگروہ توبہ کرکےاپنی اصلاح کرلیں توان سےدرگزرکرو۔بےشک اللہ بہت توبہ قبول کرنےوالا،بڑامہربان ہے۔"[17]اس آیت سےچارباتیں ثابت ہورہی ہیں:

1۔یہ کہ زناکاثبوت چارمردوں کی گواہی سےہوگا۔

2۔عورت کی سزاگھرمیں قیدرکھناہے۔

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

3۔مرداورعورت دونوں کی سزاان کوایذاپہنچاناہے۔

4۔یہ کہ یہ سزاکایہ حکم آخری نہیں بلکہ اس دوسراحکم بھی آنےوالاہے۔

معلوم ہواکہ زناکی یہ ابتدائی سزاتعزیرتھی جس کاتعین اللہ تعالیٰ نےنہیں فرمایابلکہ اس کوقاضی یاامیرکےسپردکیا- دوسرےمرحلےمیں اس کی سزاسوکوڑےمقررہوئی جوکہ سورۃالنورکی مذکورالصدرآیت میں بیان ہوئی-تیسرےمرحلےمیں آپ ﷺ نےآیت میں مذکورسزاکوغیرشادی شدہ افرادتک محدودفرمادیااورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاتعین فرمادیا-[18]

(2احادیثِ مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیر:

مفسرعلام نےاحادیث مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیرکی ہےاس طورپرکہ آیت میں مذکورسزاکوغیرشادی شدہ افراد تک محدودکردیاہے-سورۃالنورکی آیت بظاہرہرقسم کےزانی کوشامل ہےخواہ وہ شادی شدہ ہویاغیرشادی شدہ-لیکن احادیثِ مبارکہ سےثابت ہوتاہےکہ شادی شدہ افرادکی سزاکوڑےنہیں بلکہ رجم اورسنگساری ہے-لہذااحادیث کی روشنی میں آیتِ کریمہ میں مذکورسزاغیرشادی شدہ افرادتک محدودہوگی-چنانچہ مفسرعلام احادیث کی روشنی میں اس کی تفسیرکرتےہوئےلکھتےہیں کہ بظاہرسورۃالنورکی اس آیت میں بغیرکسی تفصیل کےزناکی سزاسوکوڑےمذکورہے-اس حکم کاشادی شدہ افرادکےساتھ مخصوص ہونااورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاہونادوسری دلیل حدیث سےثابت ہواہوگا-اوروہ حدیث امام مسلم نےصحیح مسلم میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سےیوں روایت کی ہے:"خذواعنی خذواعنی قدجعل اللہ لھن سبیلا البکربالبکر جلدمائۃوتغریب عام والثیب بالثیب جلدمائۃوالرجم[19]"مجھ سےلےلو،مجھ سےلےلواللہ تعالیٰ نےان(زانیوں)کےلئے(وہ)راستہ نکالا(جس کاوعدہ سورۃالنساءمیں ہواتھا)کہ غیرشادی شدہ مرداورعورت کےلئےسوکوڑےاورسال بھرجلاوطنی شادی شدہ مردوعورت کےلئےسوکوڑےاوررجم یعنی سنگ ساری ہے-[20]یہی حدیث صحاح ستہ کی دیگرکتب ابوداؤد، ترمذی،ابن ماجہ اورسنن نسائی میں اورمسنداحمدمیں بھی حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ ہی سےمروی ہے-

مفسرعلام آگےجاکرلکھتےہیں کہ اس حدیث میں خاص طورپرقابلِ نظربات یہ ہےکہ اس میں نبی کریم ﷺ نے سورۃ النساءکی مذکورالصدرآیت"اویجعل اللہ لھن سبیلا[21]"کی تفسیرفرمائی ہے-اورسورۃالنورمیں مذکورزناکی سزاپرچندچیزوں کا اضافہ فرمایاہے-ایک یہ سوکوڑوں کی سزاکوغیرشادی شدہ افرادتک محدودکردیاہے،دوم یہ کہ سال بھرکی جلاوطنی کااضافہ فرمادیا ہے اورسوم یہ کہ شادی شدہ افرادکےلئےرجم کاحکم بیان فرمایاہے-اب ظاہرکہ رسول اللہ ﷺ نےسورۃالنورکی آیت پرجن چیزوں کااضافہ فرمایاہےوہ اپنی طرف سےنہیں فرمایابلکہ وہ بھی اللہ ہی کےحکم سےفرمایاہےکیوں کہ آپ ﷺ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتےبلکہ آپ ﷺ کی ہربات وحی ہوتی ہےخواہ متلوہویاغیرمتلو"وماینطق عن الھویٰ ان ھوالاوحی یوحیٰ[22]"پھرآپ ﷺ نےصرف اس کاقول

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

بھی نہیں فرمایابلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کےسامنےاس پرعمل بھی فرمایااورماعز اورغامدیہ رضی اللہ عنہماپررجم کی سزاجاری فرمائی-[23]

رجم کی سزاجوآپﷺنےاپنی زندگی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کےمجمع میں عملاًجاری کی تھی اس کا ثبوت بھی صحیح احادیث سےہے-چنانچہ صحیح بخاری اورصحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ اور زیدبن خالدجہنی رضی اللہ عنہماسےروایت ہےکہ ایک غیرشادی شدہ مردنےجوایک شادی شدہ عورت کاملازم تھااس کےساتھ زناکیا-زانی لڑکےکاباپ اس کولےکرآپ ﷺکی خدمت میں حاضرہوا-واقعہ اقرارسےثابت ہوگیاتوآپﷺنےفرمایا:"والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله جل ذكره،المائةشاةوالخادم رد، عليك وعلى ابنك جلد مائةوتغريب عام،واغدياأنيس على امرأةهذا،فإن اعترفت فارجمها-فغدا عليهافاعترفت فرجمها[24]"اس حدیث میں آپ نےایک کوسو کوڑےلگانےکی اوردوسرےکورجم کرنےکی سزادی اوردونوں سزاؤں کوقضابکتاب اللہ فرمایا،حالانکہ کتاب اللہ(سورۃ النور) میں صرف سو کوڑوں کی سزاکاذکرہےرجم کی سزاکاذکرنہیں ہے-وجہ صاف ظاہرہےکہ رسول اللہﷺکوجواس آیت کی مکمل تفسیرو تشریح اورتفصیلی حکم وحی کےذریعےاللہ تعالیٰ نےبتلایاتھاوہ ساراکتاب اللہ ہی کےحکم میں ہے-[25]

(3آثارِصحابہ سےاستدلال:

مفسر علام نےضرورت کی بناپراقوال اورآثار صحابہ سےبھی استدلال کیاہےچنانچہ مذکوربالامسئلہ میں وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماکےاثرکوپیش کرتےہوئےلکھتےہیں کہ سورۃالنورکی زیربحث آیت میں اللہ تعالیٰ نےوہ سبیل بتادی ہےجس کا ذکرسورۃالنساءمیں ہوچکاتھا-اس کےساتھ ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نےسوکوڑےمارنےکی سزاکوغیرشادی شدہ مردو عورت کےلئےمخصوص قراردےکرفرمایا:"يعنى الرجم للثيب والجلدللبكر[26]"یعنی وہ سبیل یہ ہےکہ شادی شدہ افرادکے لئےرجم اورغیرشادی شدہ افرادکےلئے(سو)کوڑےہیں-[27]

اسی طرح حضرت عمررضی اللہ عنہ کےاثرسےاستدلال کرتےہوئےلکھتےہیں:"قال عمربن الخطاب وهوجالس على منبررسول اللهﷺ:"إن الله قدبعث محمداﷺبالحق،وأنزل عليه الكتاب،فكان مماأنزل عليه آية الرجم،قرأناهاووعيناهاوعقلناها،فرجم رسول اللهﷺ،ورجمنابعده،فأخشى إن طال بالناس زمان أن يقول قائل:مانجد الرجم في كتاب الله فيضلوابترك فريضةأنزلها الله،وإن الرجم في كتاب الله حق على من زنى إذاأحصن من الرجال والنساء،إذا قامت البينة،أوكان الحبل،أو الاعتراف [28]"حضرت عمررضی اللہ عنہ نےفرمایاجب کہ وہ اللہ کےرسولﷺکےمنبرپرتشریف فرماتھےکہ:اللہ تعالیٰ نےمحمدﷺکوحق کے ساتھ بھیجااورآپﷺپرکتاب نازل فرمائی توجوکتاب اللہ میں آپﷺپرنازل ہوااس میں آیتِ رجم بھی ہےجس کوہم نے پڑھا،یادکیااورسمجھا۔پھررسول اللہﷺنےبھی سنگسارکیااورہم نےبھی سنگسارکیا۔اب مجھےیہ خدشہ ہےکہ زمانہ گزرنےپرکوئی یوں نہ کہےکہ ہم سنگساری کاحکم کتاب اللہ میں نہیں پاتےتووہ ایک دینی وظیفہ چھوڑدینےسےگناہ گارہوجائیں جواللہ تعالیٰ نےنازل فرمایاہےاورجان لوکہ سنگساری کاحکم کتاب اللہ میں حق

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

ہےاس شخص پرجومردوں اورعورتوں میں شادی شدہ ہوجب کہ اس کےزنا پرشرعی گواہی قائم ہوجائےیاحمل اوراعتراف پایاجائے۔

حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ نےاس آیت کی تصریح نہیں فرمائی کہ وہ کون سی آیت ہےجس میں رجم کاحکم مذکور ہے لیکن قرائن سےیہ معلوم ہوتاہےکہ آپ رضی اللہ عنہ نےسورہ نورکی مذکورہ آیت کی جوتفسیرنبی کریمﷺسےسنی جس میں آپ ﷺنےسوکوڑوں کےحکم کوغیرشادی شدہ افرادکےساتھ خاص فرمایااورشادی شدہ حضرات کےلئےسنگساری کاحکم دیا-اس مجموعی تفسیرکواوراس پرنبی کریمﷺکےتعامل کوکتاب اللہ اوراس کی آیت سےتعبیرفرمایا-اس لحاظ سےآپﷺکی یہ تفسیرو تفصیل کتاب اللہ کےحکم میں ہےوہ کوئی جداگانہ مستقل آیت نہیں-

حاصل یہ کہ سورۃالنورمیں زناکی جوحدبیان کی گئی ہے،نبی کریمﷺکی مکمل تصریح اورتشریح کی بناپریہ غیرشادی شدہ افرادکےلئےمخصوص ہےجب کہ شادی شدہ کی سزاسنگساری ہے-اس تفصیل کاذکراگرچہ آیتِ کریمہ کےالفاظ میں نہیں لیکن جس ذات پراس آیت کانزول ہوااس کی وضاحت اس بارےمیں ثابت ہےاورصرف وضاحت ہی نہیں بلکہ عملی ثبوت بھی تواتر کےساتھ ہم تک پہنچاہےلہذایہ حکم کتاب اللہ کےحکم کی طرح قطعی اوریقینی ہے-

3.فقہی بصیرت:

مفتی محمدشفیع صرف ایک مفسرہی نہیں بلکہ ایک نبض شناس صاحبِ بصیرت مفتی بھی ہیں-ذیل کی وضاحت آپ کی فقہی بصیرت کی ترجمان ہےاوراس کوہم فقہی اسلوب بھی کہہ سکتےہیں-وہ لکھتےہیں کہ دنیامیں جتنےبھی معاملات ہیں ان میں ثبوت کے لئےدومردوں یاایک مرداوردوعورتوں کی گواہی کافی ہوتی ہےلیکن حدزناکےاجراکےلئے شریعت نےچارگواہوں کی گواہی کو لازمی قراردیاہےپھرگواہی دینےکےلئےجوشرائط ہیں وہ بھی عام گواہی کی بنسبت انتہائی سخت رکھی ہیں اورمزیدبراں یہ کہ جرم ثابت نہ کرسکنےکی صورت میں اسی کوڑوں کی سزااورہمیشہ کےلئےمردودالشہادۃکی سندبھی جاری کرنےکاحکم دیاہے-یہ اس بات کامنہ بولتاثبوت ہےکہ زناکی حدانتہائی سخت ہےاوراسی سختی کی بنیادپراس کےثبوت کےلئےشرائط بھی اتنےسخت لگارکھےہیں-

4.فقہی جزئیات کااستنباط:

مفسرعلام تفسیرکےساتھ ساتھ فقہی جزئیات پربھی گہری نظررکھتاہےجوکہ آپ کی تفسیری اسلوب کی عکاس ہے-مفسر علام نےاس عنوان کےتحت ایک فقہی جزئیہ زیربحث لایاہےکہ اگرکوئی مردکسی مردکےساتھ اس قبیح فعل کا مرتکب ہوجائےیا کسی جانورکےساتھ اس شنیع فعل کاارتکاب کرےتواس کاحکم کیاہوگا؟وہ بھی زناکی تعریف میں داخل ہےیا نہیں؟اوراس پربھی زنا کی حدجاری کی جائےگی یانہیں؟اس بارےمیں آپ نےاپنانقطہ نظریوں بیان کیاہےکہ اگرلغوی یااصطلاحی اعتبارسے دیکھاجائےتو اس فعل پرزناکی تعریف صادق نہیں آتی اورجب زناکےزمرےمیں داخل نہیں توظاہرہےکہ اس پرزنا والی حدبھی جاری نہیں کی جائےگی،البتہ اس کی سزاسختی میں زناکی

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

سزاسےکسی طرح کم نہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نےاس فعل کےمرتکب کوزندہ جلانےکی سزادی ہے-[29]

5.احکام کی حکمت:

مفسرعلام فقہی جزئیات کےساتھ احکام کےاسراروحِکَم پربھی گہری نظررکھتاہے- چنانچہ آپ نےحدزنامیں بعض احکام کی حکمتوں کوبھی بیان فرمایاہےجوکہ آپ کاایک تفسیری اسلوب اورمنہج ہے-اللہ تعالیٰ نے حد زناکےبیان میں دوباتوں کی صراحت فرمائی -ایک یہ حدکےاجراکےوقت زانی مرداورعورت پرکسی طرح کارحم نہ کھانااورنہ ہی ان کےلئےدل میں نرم گوشہ پیداکرنا، چنانچہ فرمایا:"لاتاخذکم بھمارافۃفی دین اللہ"کہ اللہ کےدین کےمعاملےمیں ان پرترس کھانےکاکوئی جذبہ تم پرغالب نہ آئے -اوردوسری یہ کہ حدزناکےاجراءکےوقت مسلمانوں کےایک گروہ کاحاضرہوناچاہئےتاکہ دیکھنےوالوں کوعبرت ہو،چنانچہ فرمایا: "ولیشھدعذابھماطائفۃمن المؤمنین"اوریہ بھی چاہئےکہ مؤمنوں کاایک مجمع ان کی سزاکو کھلی آنکھوں دیکھے-مفسرعلام نے انتہائی نفیس اندازمیں اس کی حکمت بیان کی ہے-لکھتےہیں کہ فحاشی اوربےحیائی کی روک تھام کے لئےاسلام نےحددرجےکااہتمام کیاہے-عورتوں پرپردےکولازم کردیاہےتومردوں کونگاہ نیچی رکھنےکاحکم دیاہےاورہراس کام اورعمل کوحرام اورممنوع قرادیاہے جوبےحیائی کاراستہ کھول دینےوالاہوتاہے-ان تمام ترپابندیوں کےباوجوداگرکسی میں بشری تقاضےکی بنیادپرکمزوری پائی جائےتو شریعت نےاس پرپردہ ڈالنےکاحکم دیاہےاورخلوت میں اس کوسمجھانےکاحکم دیاہے-لیکن اس کےباوجوداگرکوئی اس درجہ تک پہنچ جائےکہ اس کاجرم ثابت ہوجائےتواب اس کی پردہ پوشی دوسرےلوگوں کی جرات بڑھانےکاموجب ہوسکتی ہےلہذااب تک شریعت نےپردہ پوشی کاجواہتمام کیاتھااب اتناہی اہتمام اس کی رسوائی کاکرتاہےاس لئے شریعت نےنہ صرف حدجاری کرنےکا حکم دیابلکہ مسلمانوں کی ایک جماعت کواس عمل کےدوران شریک رہنےکولازمی قراردیا تاکہ وہ سب کھلی آنکھوں اس عمل کو دیکھے-

حدقذف کی آیتیں:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوابِأَرْبَعَةِشُهَدَاءَفَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةًوَلَاتَقْبَلُوالَهُمْ شَهَادَةًأَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(4)إِلَّاالَّذِينَ تَابُوامِنْ بَعْدِذَلِكَ وَأَصْلَحُوافَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌرَحِيمٌ(5)[30]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نےحدقذف کابیان فرمایاہے-قذف کامعنیٰ ہےپھینکنا-اسی سےقذف المحصنۃ ہےجس کا معنیٰ ہے پاک دامن عورت پرزناکی تہمت لگانا-[31]حدقذف سےمرادوہ سزاہےجوجھوٹی تہمت لگانےوالےکےلئےاللہ تعالیٰ نے مقررکردی ہےجوکہ اسی کوڑے ہیں-

مفتی محمدشفیع کی منہج واسلوب:

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

مفسرعلام نےآیت کی تفسیرمیں ذیل کامنہج واسلوب اختیارفرمایاہے:

1۔مضمونِ آیت کی وضاحت

2۔لفظ مُحْصَنٰت کی وضاحت

3۔فقہی مسائل کااستنباط

4۔مقذوف سےمتعلق فقہاءکےاختلاف کابیان

1۔مضمونِ آیت کی وضاحت:

مفسر علام نےانتہائی دلنشین اندازمیں مضمون آیت کی وضاحت کی ہے۔لکھتےہیں کہ اس بات کی وضاحت ہوچکی ہےکہ زناجملہ فسادات کی جڑ اوربنیادہےاس لئےشریعتِ اسلامی میں اس کی سزابھی دوسرےجرائم کی نسبت سےانتہائی سخت مقررکی گئی ہے۔اسی سختی کےپیشِ نظرانصاف کاتقاضایہ تھاکہ اس جرم کےثبوت کوبھی خاصی اہمیت دی جائےتاکہ کوئی یہ جرات نہ کرسکےکہ بغیرکسی شرعی دلیل اورثبوت کےکسی پاک دامن کی عزت پرہاتھ ڈال سکے۔لہذاشریعت نےزناکےثبوت کےلئےچارگواہوں کی گواہی کولازم کردیااورصرف اسی پراکتفاءنہ کیابلکہ جرم ثابت نہ کرسکنےکی صورت میں تہمت لگانےوالےکےلئےسزابھی متعین فرمادی جوکہ اسی کوڑےہیں اورساتھ ہی تاقیامت اس کی شہادت کوقبول نہ کرنےکی سندبھی دی جائےگی۔اوریہ اس لئےتاکہ کوئی کسی پرتہمت لگانےسےپہلےہزارمرتبہ سوچےگاکہ وہ جرم ثابت نہ کرنےسکنےکی صورت میں اس سزاکوبرداشت بھی کرسکےگایا نہیں؟لہذاوہ اتنی آسانی کےساتھ تہمت لگانےکی جرات نہ کرسکےگا۔[32]

مفتی صاحب ایک نبض شناس فقیہ ہیں اورفقہ میں کمال کی بصیرت رکھتےہیں، اس لئےوہ اپنی تفسیرمیں اپنی فقہی بصیرت کی بنیادپربعض چیزوں کاادراک کرلیتےہیں اوران کاحل بھی پیش کردیتےہیں۔یہاں بھی اپنی فقہی بصیرت کےپیشِ نظراس نے اس سزاپرہونےوالےایک عقلی اعتراض کاجواب بھی دیاہے۔اعتراض کاحاصل یہ ہےکہ زناکےثبوت کےلئےجب شریعت نےاتنی سخت شرائط لگارکھی ہیں تواس سےزناکادروازہ کھل جائےگااورزناکےمرتکب مجرم کبھی بھی سزانہ پائیں گے۔یہ ایک عقلی اعتراض ہےمفتی صاحب نےاس کانرالاجواب دیاہےکہ شریعت نےاس کابھی اہتمام کیاہےاورزناکادروازہ بندرکھنےکےلئےبھی اصول وضع کئےہیں۔گوزناکےثبوت کےلئےشرائط سخت ہیں لیکن دواعی زنا اورمقدماتِ زناکےثبوت کےلئےسخت شرائط نہیں بلکہ وہ نفسِ شہادت سےبھی لاگوہوتےہیں۔اگردوغیرمحرم مردوعورت کوایک جگہ قابلِ اعتراض حالت میں دیکھاجائےیاان کوبےحیائی کی باتیں کرتےسناجائےتواس کی شہادت پرکوئی پابندی نہیں۔اوراس جرم پراگرچہ زناکی حدجاری نہیں کی جائےگی قاضی،امیر اور حاکم اپنی صواب دیدپراسےکوڑےلگانےکامجازہے۔لہذااگرکوئی کسی زناکرتےدیکھ لےاوراس کےپاس دوسرےگواہ نہ ہوں

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

تو وہ صریح زناکےالفاظ سےتوگواہی نہ دےمگرےحجابانہ اختلاط کی گواہی دےسکتاہےاورقاضی،امیریاحاکم جرم ثابت ہونےکےبعد مجرموں کوتعزیری سزادےسکتاہے-[33]

2.لفظ مُحْصَنٰت کی وضاحت:

مفسرعلام کےتفسیری منہج کی ایک خصوصیت یہ بھی ہےکہ وہ مشکل الفاظ کی لغوی،صرفی اورنحوی تحقیق کرتےہیں- یہاں اس آیت میں بھی اسی منہج کےپیشِ نظرلفظ"مُحْصَنٰت"کی وضاحت کی ہے-چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ یہ لفظ"اِحْصَان"سے مشتق ہےشریعت کی اصطلاح میں اس کی دوقسمیں ہیں:ایک قسم وہ ہےکہ عاقل،بالغ،آزادمسلمان ہواورکسی مسلمان عورت کے ساتھ نکاحِ صحیح کرچکاہواوراس کےساتھ مباشرت بھی ہوچکی ہو-احصان کی اس قسم کازناکی حدمیں اعتبارکیاگیاہےلہٰذااس پر سنگ ساری جاری ہوگی-دوسری قسم وہ ہےکہ جس شخص پرزنا کی تہمت لگائی گئی ہےوہ عاقل،بالغ اورآزادمسلمان ہواورعفیف ہو یعنی پہلےکبھی اس پرزناکاثبوت نہ ہواہو-احصان کی اس قسم کااعتبارحدِقذف میں کیاگیاہے-یہاں اس آیت میں مُحْصَنٰتسےیہی دوسری قسم مرادہے-[34]

3.فقہی مسائل کااستنباط

مفسرعلام مفتی محمدشفیع کےتفسیری اسلوب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہےکہ وہ فقہی جزئیات پرگہری نظررکھتاہے اوراپنی خدادادفقہی صلاحیتوں کی بنیادپراستنباطِ مسائل کاوسیع تجربہ رکھتاہے-بعض اوقات وہ قدیم تفسیری ادب سےاستفادہ کرتاہےاور ان تفاسیرسےمستنبط شدہ مسائل نقل کرتاہے-اسی اسلوب کی بنیادپرمفسرعلام نےآیت سےتین مستنبط مسائل کونقل کیاہے-

پہلامسئلہ: یہ مسئلہ امام ابوبکرجصاص نےاحکام القرآن میں اورصاحبِ ہدایہ نےہدایہ میں بیان کیاہے۔مسئلےکاحاصل یہ ہےکہ قرآنِ کریم کی اس آیت میں معروف عادت کےمطابق یاپھرجس واقعہ کی وجہ سےآیت نازل ہوئی ہے،تہمتِ زنااوراس کی سزاکا ذکراس اندازمیں ہواہےکہ الزام لگانےوالےمردہوں اورجس پرالزام لگایاگیاہےوہ پاک دامن عورتیں ہوں۔یعنی کہ شانِ نزول کےاعتبارسےیانظمِ قرآن کےاعتباراس میں تخصیص ہےلیکن یہ حکم شرعی علت کےاشتراک کی وجہ سےعام ہےاورمردوں اورعورتوں سب کوشامل ہےیعنی کہ تہمت لگانےوالامردبھی ہوسکتاہےاورعورت بھی اورجس پرتہمت لگائی گئی ہےوہ بھی عام مردبھی ہوسکتاہےاورعورت بھی۔لہٰذااس اعتبارسےحکم میں تعمیم ہے۔[35]

دوسرامسئلہ: اس مسئلےکاحاصل یہ ہےکہ آیت میں مذکورسزاتہمتِ زناکےساتھ خاص ہے،اس میں تعمیم نہیں ہےاورنہ کسی دوسرےجرم کی تہمت لگانےوالےکویہ سزادی جاسکتی ہے۔اس کی تخصیص کی دلیل گوقرآن میں صراحۃً ذکرنہیں ہےلیکن چار گواہوں کی شہادت کاذکراس بات کی دلیل ہےکہ سزاتہمتِ زناکےساتھ خاص ہے۔[36]

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

تیسرامسئلہ:حدِ قذف میں مقذوف کاحق بھی شامل ہےاس لئےاس کےاجرامیں مقذوف کامطالبہ بھی ضروری ہےورنہ حدساقط ہوجائےگی-یعنی جس پرتہمت لگائی گئی ہےوہ حدجاری کرنےکامطالبہ کرےگابصورتِ دیگرحدجاری نہ کی جائےگی-[37]

4.قاذف سےمتعلق فقہاءکےاختلاف کابیان:

مفسرعلام مفتی محمدشفیع قدس اللہ سرہ کےتفسیری منہج کی ایک خصوصیت یہ بھی ہےکہ وہ مسائل میں فقہی آراء، ان میں اختلاف،طرفین کےدلائل وضاحت کےساتھ بیان کرنےکی کوشش کرتےہیں-لیکن کبھی کبھاروہ اختصاسےبھی کام لیتےہیں- آیت مذکورہ میں مفسرعلام نےقاذف سے متعلق فقہاءکااختلاف بیان کیاہے-قاذف کےبارےمیں اللہ تعالیٰ نےفرمایا: "جَلْدَةً وَلَاتَقْبَلُواْلَهُمْ شَهَادَةًأَبَدًاوَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ-إِلَّاالَّذِينَ تَابُوامِنْ بَعْدِذَلِكَ وَأَصْلَحُوافَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌرَحِيمٌ"اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو،اوروہ خودفاسق ہیں-ہاں جولوگ اس کےبعدتوبہ کرلیں اور(اپنی)اصلاح کرلیں تواللہ بہت بخشنےوالا، بڑارحم کرنے والا ہے-

آیت کےاس حصےمیں اللہ تعالیٰ نےتہمت لگانےوالےکی دوسری سزابیان کی ہےکہ اس کی شہادت کسی معاملےمیں قبول نہ کی جائےگی جب تک یہ شخص اللہ کےسامنےندامت کےساتھ توبہ نہ کرےاورجس پرتہمت لگائی ہے،اس سے معافی حاصل کرکےتوبہ کی تکمیل نہ کرے-جب تک توبہ نہ کی ہواس وقت تک توامت کااجماع اس پرہےکہ کسی بھی معاملےمیں اس کی شہادت قبول نہ کی جائےگی لیکن جب توبہ کرلےتب اس کی شہادت قبول ہوگی یانہیں؟اس میں ائمہ کااختلاف ہے-احناف کامسلک یہ ہے کہ توبہ کرنےکےبعدبھی اس کی شہادت قبول نہ ہوگی البتہ گناہ معاف ہوجاتاہے-ان کےنزدیک "إِلَّاالَّذِينَ تَابُوامِنْ بَعْدِذَلِكَ ---الخ"استثناءپہلی آیت کےآخری حصے"وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ"سےہےجس کامطلب یہ ہےکہ جس پرحدقذف جاری ہوئی ہےوہ فاسق ہےلیکن اگروہ سچےدل سےتوبہ کرلےاوراپنی حالت مقذوف سےمعافی لےکرسنوارےتوپھروہ فاسق نہیں رہے گااورآخرت کی سزااس سےمعاف ہوجائےگی-جب کہ امام شافعی کامسلک یہ ہےکہ توبہ کرلینےکےبعداس کی شہادت قبول کی جائےگی-وہ استثناء آیتِ سابقہ کےسب جملوں کی طرف راجع کرتےہیں -اس اعتبارسےمطلب یہ ہوگاکہ توبہ کرلینےسےجس طرح وہ فاسق نہ رہااسی طرح وہ مردودالشہادۃبھی نہیں رہےگابلکہ اس کی شہادت قبول کی جائےگی-[38]

خلاصۃ البحث

اس ریسرچ پیپر میں مفتی محمد شفیع نے حدود سے متعلق دو قسم کے مسائل بیان کئے ہیں-ایک مسئلہ زنا کےاحکام چونکہ مختلف ادوارمیں مختلف رہےاس لئےمفسرعلام نےاس کاتدریجی پس منظربیان کیاتاکہ کسی کواشکال نہ رہےاورنہ ہی کوئی غلط فہمی میں مبتلاہو-چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ رواياتِ حدیث اورآیاتِ قرآن سےمعلوم ہوتاہےکہ زناکی سزاتین ادوارپرمشتمل ہے-ابتداءمیں یہ سزاہلکی

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

تھی اورقاضی یاامیرکواپنی صوابدیدپرزناکےمرتکب افرادکوایذاپہنچانےکااختیارتھا اور عورت کوگھرمیں مقیدرکھنےکا،جیساکہ سورۃالنساءمیں اس کی صراحت ہے:"تمہاری عورتوں میں جوبدکاری کاارتکاب کریں،ان پر اپنےمیں سےچارگواہ بنالو-چنانچہ اگروہ (ان کی بدکاری کی)گواہی دیں توان عورتوں کوگھروں میں روک رکھویہاں تک کہ انہیں موت اٹھاکرلےجائے،یااللہ ان کےلئےکوئی اورراستہ پیداکردے- اور دوسری قسم کے مسائل قتل اور قصاص کے متعلق بیان کئے ہیں-

حوالہ جات

[1] حریری ،غلام، احمد ۔تاریخ تفسیر و مفسرون ، ملک سنز پبلیشرز کارخانوں بازار فیصل آباد، ص-14
[2] بھٹی ،محمد، امین ۔ اظہراللغات ، اظہر پبلیشرز ، اردو بازار لاہور ، ص-503
[3] سورۃ الفرقان ، آیت نمبر 33
[4] عثمانی ،محمد تقی، علوم القرآن ، مکتب دارالعلوم کراچی ، ایڈیش 2003 ، ص 323
[5] السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين : الاتقان فی علوم القران ، جلد دوم ص 169
[6] صابونی ،محمد علی ، التبیان ، مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہو ر ، ص 66
[7] تاریخ تفسیر و مفسرون ص 18
[8] محاضرات قرآنی ص 235
[9] ایضا ص238
[10] ایضا ص240
[11] ایضا ص280
[12] التبیان ص157
[13] معارف القرآن،ج:6،ص:447
[14] سورۃ النور،آیت نمبر 2
[15] محمدشفیع،مفتی(م:1986ء)،معارف القرآن،کراچی:مکتبہ معارف القرآن،اگست2020،ج:6،ص:32-431
[16] معارف القرآن،ج:6،ص:433
[17] النساء:15،16
[18] معارف القرآن،ج:6،ص:39-438
[19] القشیری،مسلم بن حجاج،(م:)صحیح المسلم،کتاب الحدود،باب حدالزنا،بیروت: دار إحياء التراث العربي، ج:3،ص:1316،رقم:1690
[20] معارف القرآن،ج:6،ص:435
[21] النساء:15
[22] النجم:3،4
[23] معارف القرآن،ج:6،ص:435
[24] بخاری،محمدبن اسماعیل(م:)،صحیح البخاری،کتاب الحدود،باب الاعتراف بالزنا،بیروت:دارطوق النجاۃ،الطبعۃالاولیٰ1422ھ،ج:8،ص:167، رقم:6827
[25] معارف القرآن،ج:6،ص:436-
[26] صحیح بخاری،کتاب التفسیر،باب سورۃالنساء،ج:6،ص:42
[27] معارف القرآن،ج:6،ص:434

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068
Al-Qirtas
ARABIC
Volume.6, Issue.3 (2023) (July - September)

[28] صحیح مسلم،کتاب الحدود،باب رجم الثیب فی الزنیٰ،ج:3،ص:1317،رقم:1691
[29] معارف القرآن،ج:6،ص:440
[30] سورۃ النور آیت نمبر 4،5
[31] کیرانوی،وحیدالزمان،القاموس الوحید،مادہ:ق ذ ف،لاہور:ادارہ اسلامیات،ص:1288
[32] معارف القرآن،ج:6،ص:445
[33] ایضاً
[34] ایضاً،ص:446
[35] جصاص،ابوبکر،احکام القرآن،سورۃالنور،آیت:------ج:،ص: ہدایہ:کتاب الحدود،باب حدالقذف،ج:،ص:
[36] ایضاً
[37] ہدایہ،حوالہ بالا۔